امثالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Proverbs of the Prophet (S. A. W.W)

* مرسل فرمان

Prophet Muhammad (S.A.W.W) was an eloquent person. He knew the role played by proverbs in the literary enriched lives of his people. Moreover, he was well aware of its importance in warning the disbelievers and announcing the glad tidings to the believers. Therefore, he used this literary genre, along with other genres like letters, stories, orations, etc. for teaching and preaching.
This present article is an effort to compile and focus on the proverbs used by our Holy Prophet (S.A.W.W). He is the best Teacher and Preacher - and who can deny the importance of proverbs in both modes of propogatin. Proverbs are expressive; comprehensive and are easy to follow. They enrich the language and convey the meaning clearly. It is this lucid, terse and deeper layer of meanings of proverbs that 13 intended to present in this article.

مثل جسے انگریزی زبان میں Proverb کہتے ہیں، انسانی ادب میں نہایت اہم مقام رکھتی ہے، اور تمام اقوام کے ہاں یکساں اہمیت کی حامل ہے۔ ادب میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ادب کی دیگر اجناس مثلاً شعر، خطبہ، رسائل وغیرہ کی طرح یہ جنس معاشرے کے کسی خاص طبقے تک محدود نہیں، یعنی شعر، شعراء تک، رسائل، اِنشاء پردازوں تک، اور خطبے، خطباء تک ہی محدود ہوتے ہیں، جبکہ مثل ان کے برعکس بغیر کسی تخصیص کے معاشرے کے تمام طبقوں میں یکساں مقبول ہے، چاہے وہ طبقہ تعلیم یافتہ لوگوں کا طبقہ ہو یا جاہل عوام کا، علماء وفضلاء کا ہو یا فلاسفہ کا، سب بغیر کسی استثناء کے مثل سے دلچسپی رکھتے ہیں، اور اس جنسِ ادبی کا استعمال کرتے ہیں۔

عرب بھی دیگر اقوام کی طرح زمانۂ قدیم ہی سے امثال وحکم کا استعمال کرتے آئے ہیں۔ امثال ان کی زبانوں پر ایسے رواں دواں ہوئیں، جیسے شعر۔(۱) ان کا ادب ایسی امثال سے بھرا پڑا ہے جو ان کی زندگی کے اخلاق وعادات، طور واطوار، علوم ومعارف، رسم ورواج وغیرہ کا نچوڑ ہوتیں، اور جن سے ہمارے لئے ان کی زندگی کے تمام پہلو روزِ روشن کی طرح خوب واضح ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہؐ سب سے فصیح وبلیغ شخص تھے۔ آپ ﷺ اپنی قوم کی زندگی میں مثل کے کردار اور ان کے ہاں اس کی قدر ومنزلت سے بخوبی واقف تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ کی زبانِ مبارک ان آیات کریمہ

---

* لیکچرر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پشاور یونیورسٹی، پشاور۔

سے بھی تروتازہ رہتی، جن میں امثال مذکور ہوتیں۔ نیز آپؐ ردوتحدی اور ترغیب وترہیب کے سلسلے میں مثل کی اہمیت کو بھی جانتے تھے۔ لہذا دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داری نبھانے کے دوران دیگر ادبی اجناس مثلاً خطبہ، رسائل، قصہ وغیرہ کی طرح آپؐ نے مثل کو شرفِ عنایت بخشا۔ زیرِ نظر مقالہ مثل کے استعمال میں آپؐ کے ادبی اسلوب کے مطالعہ کی غرض سے تحریر کیا گیا ہے۔

امثال، مَثَل کی جمع ہے، جو لغت میں (شِبْہ)، (مِثْل) اور (نَظِیْر) کے معنی میں آتا ہے۔ (۲)

اصطلاح میں مثل عبارت ہے: ''اس قول سے جو کسی چیز میں کسی دوسرے قول کے مشابہ ہو۔ نیز ان دونوں اقوال میں ایسی مشابہت ہو کہ دونوں اقوال میں سے ایک دوسرے کو بیان کرے اور اس کی تصویر کشی کرے''۔ (۳)

مثلاً (الصیفَ ضیعتِ اللبن) (۴) ایک مثل ہے جس کے معنی ہیں (گرمی کے موسم میں تو نے دودھ ضائع کیا)۔ جو اس قول کے مشابہ ہے کہ (جب کام کرنے کا امکان تھا تو اس وقت تو نے غفلت کی) یعنی اب وہ کام ممکن نہیں۔

امثالِ نبویہ پر غور کرنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ مثل میں آپؐ کے ہاں ایک تنوع پایا جاتا ہے۔ حضورؐ (۱) ممثِل، (۲) ممثَّل، (۳) مَثَل کے موضوعات، (۴) اس کے اسلوب، (۵) اور اقسام میں نت نئے طرق و انداز اختیار کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان سب کا ترتیب وار مطالعہ کریں گے۔

۱۔ ممثِل میں تنوع:

رسول اکرمؐ کے ہاں ممثِل (یعنی مثل بیان کرنے والے) کے لئے ایک اچھوتا تنوع پایا جاتا ہے۔

آپ ﷺ ضرب المثل (یعنی مثل کا بیان):

اَ۔ کبھی خود اپنی طرف منسوب کرتے،

ب۔ کبھی اسے اللہ تعالیٰ کی طرف،

ج۔ کبھی فرشتوں کی طرف،

د۔ اور کبھی کسی نبیٔ خدا کی طرف۔ (۵)

حسبِ ذیل میں ان میں سے ہر ایک اسلوب کی ایک ایک مثال ذکر کی جاتی ہے:

اَ۔ اپنی طرف ضرب المثل منسوب کرنے کی مثال یہ ہے:

میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جو ایک گھر خوب احسن واکمل طریقہ

سے بنائے، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور اس گھر کی خوبصورتی پر تعجب کریں، لیکن کہیں کہ کاش کہ یہ خالی اینٹ کی جگہ اس طرح نہ ہوتی۔ (٦)

ب۔ اللہ تعالی کی طرف ضرب المثل آپؐ نے اس طرح سے منسوب کی:

حضورؐ سے مروی ہے، آپؐ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی سیدھے راستے کی ایک مثال یوں بیان کرتا ہے...... (٧)

ج۔ فرشتوں کی طرف ضرب المثل منسوب کرنے کی مثال اس طرح ہے:

روایت ہے کہ جب آپؐ سوئے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس فرشتے آئے، تو ان میں سے کسی نے (آپ ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: ''آپؐ سوئے ہوئے ہیں''، اور کسی نے کہا کہ: ''آنکھ سوئی ہوئی ہے، جبکہ دل جاگ رہا ہے''۔ پھر انھوں نے کہا کہ اپنے اس ساتھی (یعنی محمدؐ) کے لئے مثل بیان کرو............ پھر انھوں نے مثل بیان کی کہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک گھر بنائے اور اس میں لوگوں کی دعوت کے لئے تیار کرے اور لوگوں کو کھانے کی دعوت کے لئے بلوائے۔ پس جس نے دعوت دینے والے کی دعوت قبول کی، تو اس نے دعوت میں کھانا کھایا۔ اور جو دعوت دینے والے کی دعوت میں نہ آیا، تو وہ نہ تو اس کے گھر میں داخل ہوا، اور نہ اس کا کھانا کھایا......۔ (٨)

اسی طرح آپؐ نے ضرب المثل انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی منسوب کی۔ مثلاً ایک طویل روایت میں آپؐ نے متعدد امثال حضرت یحیی بن زکریاؑ کی طرف منسوب کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہاں پیش کی جاتی ہے۔ حضورؐ سے روایت ہے کہ حضرت یحییؑ نے اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ کے ساتھ شریک ٹھیرانے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو خالص اپنے سونے چاندی کے مال سے ایک غلام خریدے، اور اس سے کہے کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے۔ پس تم کام کر کے مجھے ادائیگی کرو۔ لیکن وہ غلام کام کر کے ادائیگی اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کو کرتا ہے......۔ (٩)

۲۔ ممثَّل میں تنوع:

ادبِ نبوی کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپؐ اعلی ادبی و تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ ممثَّل سے مراد وہ چیزیں ہے جن کے لئے آپؐ نے امثال بیان کیں۔ ممثَّل کی بھی ایک بڑی تعداد آپ کی بیان کی گئیں امثال

میں موجود ہے۔اور بعض اوقات ایک چیز کے لئے آپؐ نے کئی کئی امثال بیان کیں، مثلاً مؤمن مسلمان کو آپؐ نے کبھی گھوڑے سے تشبیہ دی، اور فرمایا:

> مؤمن کی مثال حلقے میں رسی سے بندھے گھوڑے کی سی ہے جو حلقے کے گرد گول گول گھومتا ہے، اور پھر واپس لوٹ کر اپنی جگہ پر آتا ہے۔اسی طرح مؤمن بھی بھول چوک کرتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔(۱۰)

اور کبھی شہد کی مکھی سے تشبیہ دی، فرمایا

> مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے کہ کھائے تو اچھی چیز کھائے، اور خارج کرے تو اچھی چیز خارج کرے۔اور اگر کسی بہت کمزور ٹہنی پر بھی بیٹھے تو اسے توڑے نہیں۔(۱۱)

اسی طرح آپؐ نے مؤمن کو سونے کی ڈلی (۱۲)، لچکدار درخت (۱۳)، اور بکری (۱۴) کے ساتھ بھی تشبیہ دی۔اس مختصر مقالہ میں ہم صرف ان چند چیزوں کی طرف اشارہ کئے دیتے ہیں، جن کے لئے آپؐ نے امثال بیان کی۔آپؐ نے اپنے اور دیگر انبیاء (۱۵)، مسلمانوں، یہودیوں اور نصاریٰ کے لئے (۱۶)، امتِ مسلمہ (۱۷)، حدود اللہ پر قائم اور اس پر قائم نہ رہنے والے شخص (۱۸)، نیک و بد ساتھی (۱۹)، مؤمن و فاجر (۲۰)، باایمان قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے شخص کے لئے (ا)، منافق تلاوتِ قرآنِ پاک کرنے والے اور نہ کرنے والے کے لئے (۲۱)، وغیرہ کے لئے امثال بیان کیں۔ممثّل کے تو صرف یہ چند نام ہی ہیں، ورنہ تو جن چیزوں کے لئے آپؐ نے امثال بیان کی ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔(۲۲)

۳۔ امثال کے موضوعات میں تنوع

حضور ﷺ کی بیان کردہ امثال کو اگر بلحاظِ موضوعات دیکھا جائے، تو وہ بھی نت نئے اور متعدد انواع واقسام کے ہیں۔ایسا تنوع آپؐ کے علاوہ اور کسی کے ہاں نہیں ملتا۔مثلاً عقیدہ، عبادات، اخلاق، زہد، علم، دعوت، وغیرہ۔(ممثّل میں تنوع) کے عنوان کے تحت ذکر کردہ امثال سے ان کا مختلف ومتعدد موضوعات کا حامل ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

۴۔ اسلوب میں تنوع

رسول اللہ ﷺ کی امثال کا اسلوبِ بیان بھی بہت تنوع رکھتا ہے۔آپؐ ضرب الأمثال کے سلسلے

میں مختلف طریقے اختیار کرتے۔ ان ہی طریقوں میں سے ایک اسلوب (اشارہ کا اسلوب) ہے، جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپؐ سامعین کو سمجھنے میں مدد دیں، اور انھیں اپنی طرف مائل کریں۔

اس اسلوب کا فائدہ یہ ہے کہ سامع کے ایک سے زیادہ حواسِ خمسہ تعلیم و تربیت کے حصول میں مشغول ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح مخاطب نہ صرف بولی گئی عبارات سنتا، بلکہ اشارات بھی دیکھتا ہے، جو نصیحت پزیری کے لئے زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔ (۲۳) اس اسلوب کی مثال صحیح بخاری میں وارد ہوئی ہے۔ صحابیٔ رسول سہل بن سعدؓ (۲۴) سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ: ''میری بعثت اور قیامت کا وقوع دونوں اتنا قریب ہیں، جیسے کہ میری یہ دو انگلیاں۔ یہ کہتے ہوئے آپؐ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی دونوں کو ملا لیا''۔ (۲۵)

اسی طرح آپؐ نے ایک توضیحی نقشے سے بھی بطورِ ذریعۂ تعلیم مدد لی ہے، تاکہ آپؐ موت میں گھرے ہوئے انسان کی لمبی امیدوں (طولِ اَمل) کے معاملہ کی وضاحت کریں:

> ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے چوکھٹا خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا، جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو چوکھٹے خط کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے، اور پھر فرمایا کہ: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے، اور یہ جو (بیچ) کا خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے خطوط دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان جب ایک مشکل سے بچ نکلتا ہے تو دوسری مشکل میں پھنس جاتا ہے، اور اگر دوسری سے بچ نکلتا ہے تو تیسری مشکل اسے آلیتی ہے۔ (۲۶)

صراطِ مستقیم اور شیطانی پگڈنڈیوں کی وضاحت کرتے ہوئے بھی آپؐ نے اسی قسم کے ایک توضیحی نقشے سے مدد لے کر مثال بیان کی:

> جابر بن عبداللہؓ (۲۷) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ آپؐ نے ایک سیدھا خط کھینچا۔ پھر اس سیدھے خط کے دائیں جانب بھی دو خطوط کھینچے اور بائیں جانب بھی دو خطوط۔ پھر اپنا ہاتھ درمیانی (سیدھے) خط پر رکھ کر یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: '' وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِه ''۔ (۲۸)
>
> یعنی ''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو

کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی''۔(۲۹)

۵۔ امثال کی انواع میں تنوع

امثال کی ایک اہم قسم ہے جو ادب میں 'مثل قیاسی' کے نام سے جانی جاتی ہے، جبکہ علم بلاغت میں وہ 'تمثیل مرکب' کے نام سے معروف ہے۔ 'مثل قیاسی' یا 'تمثیل مرکب' کسی چیز کا بیانیہ انداز میں وصف یا تصویر کشی کرنے کو کہتے ہیں۔اس کا مقصد ہوتا ہے کہ کسی چیز کی تمثیل یا تشبیہ کے ذریعے وضاحت کی جا سکے۔(۳۰)

مثل کی یہ قسم قدیم عربی اُدب میں معدوم ہے۔تاہم قرآن کریم اور حدیث نبویؐ دونوں میں بکثرت موجود ہے۔(۳۱)　قرآنِ کریم سے اس کی مثال یہ ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ (۳۲)

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

حدیث میں مثل کی اس قسم کا وجود یقیناً حضورؐ پر قرآن کریم کے گہرے اثر کی وجہ سے تھا۔حدیث سے مثل قیاسی کی مثال یہ ہے:

مثل القائم علی حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فأصاب بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا: لو أنا خرقنا في نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا، فإن يتركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا، وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا جميعا (۳۳)

اللہ کی حدود پر قائم اور ان میں داخل ہونے والوں کی مثال ایک قوم کی طرح ہے جنھوں نے کسی کشتی پر قرعہ ڈالا،تو کچھ کے حصہ میں کشتی کا اوپر والا حصہ آیا اور کچھ کے حصہ میں اس کے نچلے والا حصہ آیا۔پس وہ لوگ جو کشتی کے نچلے حصہ میں تھے، جب وہ پانی لیتے ،تو انھیں اوپر والوں سے ہو کر گزرنا پڑتا۔تو وہ کہنے لگے: اگر ہم کشتی میں اپنے نچلے والے حصہ میں ہی ایک سوراخ کر لیں،تو اس سے کشتی کے اوپر والے لوگ ہمارے آنے جانے کی وجہ سے اذیت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بچے رہے گے۔اب کشتی کے اوپر والے لوگ نیچے والوں کو وہ کرنے دیں جو وہ چاہ رہے رہے تو سب کے سب ڈوب کر ہلاک ہو جائیں گے۔لیکن اگر وہ نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں اور انھیں ایسا کام کرنے سے روکیں،تو اس صورت میں اوپر والے اور نیچے والے سب کے سب نجات پالیں گے۔

رسول اللہؐ دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت کی خاطر ضرب المثل کے بہت حریص تھے۔ بعض اوقات آپؐ سیدھا سادہ اور براہِ راست جواب بھی دیتے، لیکن کبھی کبھی ایسے حالات آتے کہ جب نبی کریمؐ ضرب المثل کے ذریعے جواب کو ترجیح دیتے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہوتی کہ ایسے حالات میں مثل کے دور رس دعوتی وتربیتی اثرات مرتب ہوتے، اور ان مواقع میں مثل وہ کام کرتی جو سیدھا سادہ جواب نہ کرسکتا، مثلاً:

> ایک دفعہ جب صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو چٹائی پر سوتے دیکھا، جبکہ چٹائی کی وجہ سے آپؐ کے پہلو میں نشانات پڑے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر صحابہؓ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول (کتنا اچھا ہو کہ) اگر ہم آپؐ کے لئے ایک نرم بستر تیار کرلیں؟ تو آپؐ کا جواب کچھ یوں تھا: (میرا اس دنیا کے ساتھ کیا لینا دینا، میری مثال تو اس دنیا میں اس مسافر کی سی ہے جو ایک درخت کا سایہ لے، پھر اس کے سائے میں کچھ دیر آرام کرے، اور اسے چھوڑ کر چل دے)۔(۳۴)

یقیناً مثل کی صورت میں دیا گیا یہ جواب اُس سیدے سادے براہِ راست جواب سے بہتر تھا، جس میں انکار براہِ راست (نہ) کے الفاظ میں ہوتا۔ کیونکہ اس جواب میں ایک طرف تو بغیر انکار کئے انکار کے معنی موجود ہیں، تو دوسری طرف اس انکار کا سبب ایک نہایت خوبصورت طریقے اور دلکش انداز میں بیان ہوا ہے کہ انسان کے اندر بات کی حقیقت اتر جائے۔

نتائج:

۱۔ امثال کا انسانی ادب میں ایک نہایت اہم مقام ہے۔

۲۔ یہ معاشرے کے کسی خاص طبقے تک محدود نہیں، بلکہ خواص وعوام یکساں اسے استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت کے سلسلے میں جہاں نبی اکرمؐ نے ادب کی دیگر اجناس مثلاً خطبہ، قصہ، وغیرہ کا استعمال کیا، وہاں اس جنسِ ادبی (یعنی مثل) کو بھی زیرِ استعمال لائے۔

۴۔ آپ ﷺ کی امثال کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کے ہاں امثال کے اسلوب، ممثِّل ممثَّل، امثال کے موضوعات، اور ان کی اقسام میں ایک تنوع پایا جاتا ہے۔

۵۔ نیز حضورؐ نے امثال کا ایک بڑا ذخیرے کا عربی ادب میں اضافہ کیا، جو نہ صرف عربی ادب، بلکہ انسانی ادب کے لئے بھی ایک اثاثہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، (د۔ط) ۱۹۹۲ء، منشورات مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، ۱/ ۵۷

۲۔ الزمخشری، تفسیر الکشاف، (د۔ت)، ط۱: ۱۳۹۷ھ، دار الفکر، بیروت، ۱/ ۱۹۵

۳۔ راغب الأصفہانی، إمام، مفردات القرآن، تحقیق: ندیم مرعشلی، مکتبۃ المرتضویۃ، (د۔ط۔ت)، تحت مادۃ: مثل، ص۴۸۲

۴۔ أبوالفضل، أحمد بن محمد المید انی النیسابوری، مجمع الأمثال، تحقیق: محمد محی الدین عبدالحمید، (د۔ت۔ط)، دار المعرفۃ، بیروت، ۲/ ۶۸

۵۔ مقدمۃ حول الأمثال النبویۃ، ص۱۔۳، www.islamweb.net

۶۔ محمد بن إسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، ط۳: ۱۴۰۷ھ، ط۱: ۱۴۲۲ھ، دار ابن کثیر، بیروت، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، رقم الحدیث: ۳۲۷۰

۷۔ محمد بن عیسی أبوعیسی الترمذی، الجامع الصحیح سنن الترمذی، تحقیق أحمد محمد شاکر وآخرون، (د۔ت۔ط)، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، کتاب الأمثال عن رسول اللہ، باب مثل اللہ لعبادہ، رقم الحدیث: ۲۸۵۹

۸۔ البخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن الرسول، رقم الحدیث: ۶۷۳۷

۹۔ الترمذی، باب ماجاء فی مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ، ۲۷۹۰)۔ (مقدمۃ حول الأمثال النبویۃ، ص۱۔۳، www.islamweb.net

۱۰۔ أحمد بن حنبل أبوعبداللہ الشیبانی، مسند الإمام أحمد بن حنبل، (د۔ط۔ت)، مؤسسۃ قرطبۃ، القاہرۃ، باقی مسند المکثرین، مسند أبی سعید الخذری، رقم الحدیث: ۱۰۹۰۷

۱۱۔ علی بن حسام الدین المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، (د۔ت): ۱۹۷۹م، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، رقم الحدیث: ۷۳۵

۱۲۔ أیضاً

۱۳۔ صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم الحدیث: ۵۲۱۲

۱۴۔ ابن الأثیر، النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، تحقیق: طاہر أحمد الزاوی ومحمود محمد الطناحی، (د۔ط): ۱۹۷۹ء، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ۱/ ۹

۱۵۔ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، رقم الحدیث: ۳۲۷۰

۱۶۔ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من أدرک رکعۃ قبل الغروب، رقم الحدیث: ۵۲۵

۱۷۔ الترمذی، کتاب الأمثال عن رسول اللہ، باب الصلوات الخمس، رقم الحدیث: ۲۷۹۵

۱۸۔ صحیح البخاری، کتاب القسمۃ، باب ہل یقرع فی القسمۃ والاستہام فیہ، رقم الحدیث: ۲۳۱۳

۱۹۔ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب فی العطار وبیع المسک، رقم الحدیث: ۱۹۵۹

۲۰۔ صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم الحدیث: ۵۲۱۲

۲۱۔ صحیح البخاری، کتاب الأطعمۃ، باب ذکر الطعام، رقم الحدیث: ۵۰۰۷

۲۲۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: پی ایچ ڈی مقالہ، ڈاکٹر مرسل فرمان، الأدب العربی وتأثرہ بالحدیث النبوی، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی، پشاور، ص ۳۵۔۴۸

۲۳۔ مقدمۃ حول الأمثال النبویۃ، ص ۱۔۳

۲۴۔ سہل بن سعد الأنصاری (۰۰۰۔۹۱ھ): مدینہ کے مشہور انصاری صحابی۔ تقریباً (۹۰) سال عمر پائی۔ آپ سے (۱۸۸) احادیث مروی ہیں۔ (خیر الدین الزرکلی، الأعلام، ط۵: ۲۰۰۲ء، دار العلم للملایین، بیروت، لبنان، ۱۴۳/۳)۔

۲۵۔ بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۴۸۸۹

۲۶۔ بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الأمل وطولہ، ۵۹۳۸

۲۷۔ جابر بن عبداللہ الخزرجی الأنصاری (۱۶ ق۔ھ۔۷۸ھ): مشہور انصاری صحابی، اور رسول اللہؐ سے بکثرت احادیث روایت کرنے والوں میں سے۔ آپ نے (۱۹) غزوات میں شرکت کی۔ آخری ایام میں آپؓ کا مسجدِ نبوی میں حلقۂ درس ہوا کرتا تھا، جس میں لوگ حصولِ علم کے لئے حاضر ہوتے۔ بخاری و مسلم اور حدیث کی دیگر کتب میں آپؓ سے (۱۵۴۰) احادیث روایت گئی ہیں۔ (الأعلام للزرکلی، ۱۰۴/۲)

۲۸۔ سورۃ الأنعام: آیۃ ۱۵۳

۲۹۔ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، (د۔ت۔ط)، دار الفکر، بیروت، المقدمۃ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ، رقم الحدیث: ۱۱

۳۰۔ عبدالمجید محمود، نظرات فقہیۃ وتربویۃ فی أمثال الحدیث، مکتبۃ البیان، الطائف، ص ۸۲؛ الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ، ط۲: (د۔ت)، مؤسسۃ أعمال الموسوعۃ، الریاض، ۶۹۷/۱

۳۱۔ الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ، ۶۹۷/۱

۳۲۔ سورۃ البقرۃ: ۲۶۱

۳۳۔ البخاری، کتاب الشرکۃ، باب ہل یقرع فی القسمۃ، والاستہام فیہ، رقم الحدیث: ۲۳۱۳

۳۴۔ سنن الترمذی، کتاب الزہد عن رسول اللہ، باب ماجاء فی أخذ المال بحقہ، رقم الحدیث: ۲۲۹۹